

کریڈٹ کارڈ - تعارف اور فقہی جائزہ

(۲/۱)

از: مفتی عارف محمود

استاذ و رفیق شعبہ تصنیف و تالیف

جامعہ فاروقیہ کراچی

تاریخ انسانی سے واقفیت رکھنے والے اہل علم سے یہ بات مخفی نہیں کہ سولہویں صدی میں خلافت عثمانیہ کے زوال کے بعد وجود پانے والا مغربی نظام تمام شعبہ ہائے زندگی میں طرح طرح کی نئی تبدیلیوں کا باعث بنا، نئی ایجادات نے انسان کو جدید سے جدید کی دوڑ میں لگا دیا، جس کی وجہ سے نئے سیاسی، معاشرتی اور معاشی نظریات وجود میں آ گئے، مذہب کو نئی معاملہ قرار دے کر عملی طور سے اسے انسانی زندگی سے بے دخل کیا گیا، سرمایہ دارانہ سوچ و فکر کے حامل چند لوگوں نے نئے سیاسی نظام جمہوریت کی چھتری تلے تمام عالم کی اقتصادیات کو اپنے ذاتی مفادات کا تابع بنا لیا؛ حتیٰ کہ یہ چند مٹھی بھر سرمایہ دار اپنی اقتصادی طاقت کے بل بوتے پر بڑے بڑے ملکوں کی سیاست و سیادت پر حاوی ہو چکے ہیں۔ اس محدود سرمایہ دار طبقہ کی یہ مسلسل کوشش ہے کہ مادی ترقی اور جدید سے جدید ایجادات کا تسلسل قائم رہے؛ تاکہ انسانی معاشرہ ان کے دیے ہوئے نئے سیاسی اور معاشی نظام کے تحت ان کی انغوا کاری کا شکار رہے اور معاشیات و اقتصادیات سمیت پورا معاشرتی نظام ان کے زیر اثر رہ سکے؛ چنانچہ جدید مادی تجربات اور تجزیوں نے انسانیت پر ایسا نشہ طاری کر دیا ہے کہ وہ ضرورت و حاجت اور کمال کے مابین فرق کرنا بھول گئے، بازار میں جو نئی چیز آگئی اس پر ٹوٹ پڑتے ہیں اور خریدتے جاتے ہیں، خواہ ان کی مالی و اقتصادی حالت اور مالی بچٹ اس کی اجازت نہ دیتا ہو۔

سرمایہ دارانہ قوت نے نہ صرف انسانوں کی محنت اور فکر سے تیار کردہ موجودہ تمام اشیاء پر تسلط جمایا ہوا ہے، بلکہ آئندہ وجود میں آنے والی چیزوں کو بھی نگل جانے کے لیے تیار بیٹھی ہے، اس سرمایہ دارانہ قوت و طاقت نے نہ صرف مزدور و متوسط طبقے کو اپنا غلام بنا لیا ہے؛ بلکہ وہ اس کے

ساتھ ساتھ انسانی محنتوں پر بھی قابض نظر آتی ہے، اسی پر بس نہیں؛ بلکہ مستقبل میں انسان کو غلام بنانے اور اس کی کمائی ہوئی دولت اس کے ہاتھ میں آنے سے پہلے قبضہ کر لینے کی غرض سے عالمی سطح پر قرض لین دین کو انتہائی آسان اور عام بنا دیا گیا۔ سرمایہ دار نے اپنی دودھاروں سے انسانی سرمایہ کو ذبح کر دیا ہے، ایک طرف تو اس نے سامان اور خدمات وغیرہ کو فروخت کر کے نفع کمایا، تو دوسری طرف تاخیر کی صورت میں سود بھی وصول کرنا شروع کر دیا، لہذا سرمایہ دار نے یہ کوشش کی کہ خرچ کو آسان سے آسان تر بنا دیا جائے، چنانچہ اس غرض سے اصل زر سونا، چاندی کی جگہ کاغذی نوٹ اور بینک کی چیک کو رواج دیا گیا، پھر مزید اس میں نئے نئے شکلیں ایجاد کی گئیں، حیرت انگیز ترقی یافتہ الیکٹرونک ایجادات اور نہایت تیز رفتار مواصلات کے ذریعہ قرض لین دین سہل اور آسان بنانے کے لیے مختلف کارڈ مارکیٹ میں لائے گئے، جن میں اے ٹی ایم کارڈ، ڈیبٹ کارڈ، چارج کارڈ اور کریڈٹ کارڈ زیادہ مروج ہیں؛ تاکہ زیادہ سے زیادہ خرچ کو ممکن بنایا جاسکے، دوسری طرف تاخیر کی صورت میں مزید رقم وصول کرنے کا موقع فراہم ہو جائے، غرض اس سب کا مقصد محض انسانیت کی خدمت نہیں؛ بلکہ اس سے غرض یہ ہے کہ دنیا کا خرچ اس کی پیداوار سے بڑھ جائے اور وہ بالآخر اپنا سرمایہ اور وجود پوری طرح ان سرمایہ داروں کے پاس گروی رکھنے پر مجبور ہو جائے۔

کریڈٹ کارڈ کے وجود میں آنے کی وجہ اور اس کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

اس بات کو علماء اور معاشیات کے ماہرین نے مختلف انداز اور تعبیرات میں بیان کیا ہے، حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ صحیح بخاری کی درسی تقریر ”انعام الباری“، میں ”کریڈٹ کارڈ کی ضرورت کیوں پیش آئی“ کے عنوان سے فرماتے ہیں: ”پہلے یہ سمجھ لیں کہ کریڈٹ کارڈ کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ وجہ اس کی یہ ہے کہ چوری، ڈاکے بہت ہونے لگے ہیں، اگر کوئی آدمی گھر سے نکلے اور اسے لمبی چوڑی خریداری کرنی ہو، اب اگر وہ جیب میں بہت سارے پیسے ڈال کر لے جائے، تو خطرہ ہے کہ ڈاکہ پڑ جائے، کوئی چھین لے جائے، خاص طور پر اگر کہیں سفر پر جا رہا ہو تو ہر وقت اپنے پاس بڑی رقم لے کر پھرنے میں بہت خطرات ہیں؛ اس لیے اس کا ایک طریقہ نکالا کہ بینک ایک کارڈ جاری کرتا ہے، جس کو کریڈٹ کارڈ کہتے ہیں“۔ (۱)

بعض حضرات نے اسے نئے معاشی نظام کا نتیجہ قرار دیا ہے۔ (۲) فقہ اکیڈمی ہند کی طرف سے جو سوانامہ کریڈٹ کارڈ پر بحث کے حوالے سے مرتب کیا گیا تھا اس میں گلوبلائزیشن اور اس

کے نتیجے میں معیشت و تجارت میں رونما ہونے والے اثرات اور رقوم کی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقلی کی حاجت و ضرورت کو کریڈٹ کارڈ کے وجود میں آنے کا سبب بتایا گیا ہے (۳)، یہی مذکورہ بالا وجہ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب نے بھی کریڈٹ کارڈ کے حوالے سے اپنے مقالہ میں بھی تحریر کی ہے (۴)، ڈاکٹر وہبہ مصطفیٰ زحیلی صاحب کریڈٹ کارڈ پر اپنے مقالہ ”بطاقات الائتمان“ میں اسے سماجی اور معاشی انقلاب قرار دیا ہے۔ (۵)

بہر حال کریڈٹ کارڈ کے وجود میں آنے کی جو وجہ بھی بیان کی جائے وہ اپنی جگہ ہے؛ لیکن اتنی بات تو سب میں قدرے مشترک اور مسلم ہے کہ یہ سرمایہ دارانہ نظام کے نتیجے میں وجود پزیر ہوا ہے؛ کیوں کہ سرمایہ دارانہ نظام میں ذاتی منافع کے محرک کو بے لگام گھوڑے کی طرح آزاد چھوڑا گیا، جس کے نتیجے میں زیادہ سے زیادہ نفع حاصل کرنے کے لیے نت نئے طریقے اختیار کیے گئے، سرمایہ دار کے استحصالی دماغ نے لوگوں کے سرمایہ کو سمیٹنے کے لیے بینکنگ کے نظام کو متعارف کروایا، اسی پر بس نہیں؛ بلکہ آئے دن نئے ہتھکنڈوں کے ذریعے عوام الناس کا خون نچوڑا جا رہا ہے، یہ کیسے ہو رہا ہے، اس بارے میں شیخ محمد مختار اسلامی صاحب، مفتی اعظم تیونس نے تفصیلی گفتگو کی ہے، وہ کریڈٹ کو عصر حاضر کی حیرت انگیز ترقی یافتہ الیکٹرونک ایجادات اور تیز رفتار مواصلات کا شاخصانہ قرار دیتے ہیں۔ (۶)

کریڈٹ کارڈ کی تاریخ اور پس منظر

”بیت التمويل الكويتي“ کی طرف سے کریڈٹ کارڈ کی تاریخ کچھ یوں بیان کی گئی ہے: ”پیمنٹ کارڈ (Payment Card) جاری کرنے کی طرف پہلا قدم امریکی ریاستوں میں ویسٹرن یونین (Western Union) نامی کمپنی نے اٹھایا، اس کمپنی نے ۱۹۱۴ء میں اپنے بعض خاص کسٹمرز کو واجبات کی ادائیگی (Payment) میں مہلت و سہولت فراہم کرنے کی غرض سے ایک کارڈ جاری کیا۔ ۱۹۱۷ء میں بعض بڑے ہوٹلوں، کاروباری مراکز، پیٹرولیم کمپنیوں اور اسٹیل ملز (Steel Mills) نے وسیع پیمانے پر خاص طرز کے کارڈ جاری کیے، جو صرف انہی مذکورہ بالا اداروں میں استعمال کیے جاسکتے تھے، اسی بنیاد پر ۱۹۲۴ء کو جنرل پیٹرولیم کارپوریشن (Genrel Petroliam Cord) نے عمومی سطح پر کیلی فورینا میں ایک حقیقی کریڈٹ کارڈ جاری کیا؛ تاکہ اس کمپنی سے پیٹرولیم مواد خریدنے والے کسٹمرز اس کارڈ کی بنیاد پر فی الفور ادائیگی کے بجائے بعد کی مقرر تاریخوں میں پیمنٹ (Payment) کر سکیں۔ (۷) ۱۹۲۴ء کے بعد

ڈنرز کلب (Diner's Club) کے نام سے جو کمپنی نے کریڈٹ کارڈ جاری کیا، اس کی ابتدا کے بارے دو قول ہیں، بعض حضرات جیسے ڈاکٹر بکر بن عبداللہ ابوزید (۸) رکن اللجنة الدائمة للإفتاء والبحوث اور ڈاکٹر محمد علی القری بن عید (۹) رکن مرکز أبحاث الاقتصاد الإسلامي، جامعة الملك عبدالعزيز، جدہ اور جناب فتحی شوکت صاحب، نابلس فلسطین (۱۰) کے نزدیک (Diner's Club) کے نام سے کارڈ جاری کرنے والی کمپنی ۱۹۳۹ء میں قائم کی گئی، ابتداً اس کمپنی نے صرف شام کا کھانا ہوٹلوں پر کھانے والوں (Diner's) کے لیے کارڈ کا اجرا کیا۔ (۱۱)

Diner's Club کے بعد امریکن ایکسپریس (American Express) اور کارٹ بلانچ (Carte Blanch) میدان میں آئے، پھر ۱۹۵۱ء میں بینکوں نے اس طرف پیش قدمی کی، نیویارک، امریکہ میں فرانکلین نیشنل بینک (Franklin National Bank) نے کریڈٹ کارڈ جاری کیا، کریڈٹ کارڈ کے ذریعہ ادائیگی کے نظریہ کی کامیابی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دو سال کے قلیل عرصہ میں صرف امریکہ کی مختلف ریاستوں میں سو [۱۰۰] کے قریب بینکوں نے کارڈ جاری کرنا شروع کیا۔ ۱۹۵۵ء میں (First National Bank of Bostan) نے (Ckeek Credit plan's) کے نام سے کریڈٹ کی دنیا میں ایک نیا پلان پیش کیا، جس کی وجہ سے کریڈٹ کارڈ نے مزید ترقی کی راہیں طے کیں، اس خاص پلان کا مقصد بینکوں کے صارفین کو مشینوں کے ذریعے بسہولت قرضے فراہم کرنا تھا، بینکوں نے اس حوالے سے مزید پیش رفت کی، یہاں تک کارڈ ہوٹلرز کی طرف سے جاری ہونے والے چیک (Cheque Guarantee Card) اور اس میں لکھی ہوئی رقم کی ادائیگی کی ضمانت بھی بینکوں نے قبول کرنی شروع کر دی۔ (۱۲) ۱۹۵۹ء میں امریکہ کے سب سے بڑے بینک (Bank of Amrica) نے بھی کریڈٹ کارڈ جاری کرنا شروع کیا۔ (۱۳) اسے (Chase Bank) کا تعاون بھی حاصل تھا، ان دونوں بینکوں کا اشتراک (Chase Manhatten) کے نام سے جانا جاتا تھا۔ (۱۴)

Bank of Amrica نے کارڈ کی مانگ اور چلت کو دیکھتے ہوئے دیگر بینکوں کے تعاون سے (National Bank America Card Crop) کے نام سے ”کریڈٹ کارڈ“ جاری کرنے اور اس کے تمام معاملات کے لیے ایک اور ادارے کو قائم کیا۔ (۱۵) بینکوں کے اسی مذکورہ تعاون اور باہمی اشتراک کے نتیجے میں ماسٹر کارڈ وجود میں آیا، جو (First National Bank

of tuisuiolle) کی ملکیت تھا، اس کارڈ کو عوام کی طرف سے زبردست پذیرائی حاصل ہوئی۔ (۱۶) Master Card کی شاندار کامیابی کے بعد ۱۹۷۷ء میں بعض بینکوں نے باہمی تعاون اشتراک کے نام سے (Visa Corporation) کے نام سے ایک اور ادارہ بنایا، جو (Visa) کے نام سے کریڈٹ کارڈ اور دیگر کارڈ جاری کرنے لگا۔ (۱۷) اس دوران عالمی سطح پر کریڈٹ کارڈز نے رواج و شہرت پائی، امریکن ایکسپریس (American Express) ماسٹر کارڈ (Master Card) یورو کارڈ (Euro Card) وغیرہ۔ (۱۸) کریڈٹ کارڈ کی بے انتہا مقبولیت، شہرت اور رواج نے کارڈ جاری کرنے والے اداروں کو بین الاقوامی کمپنیوں کا مقام دیا، یہاں تک کہ ان کمپنیوں نے خود کارڈ جاری کرنے کے بجائے، مختلف کارڈ جاری کرنے والے بینکوں کو ممبر بنانا شروع کیا، ممبر کو اس حوالے سے اصول و ضوابط بنا کر دیئے، اور کریڈٹ کارڈ کے معاملات کی نگرانی کے بدلے یہ کمپنیاں ممبر بینکوں سے کمپنی کے نام سے کارڈ جاری کرنے پر اجرت وصول کرتی ہیں۔ (۱۹)

کارڈ جاری کرنے والی کمپنیوں کا تعارف

عالمی سطح پر مذکورہ بالا کمپنیاں براہ راست یا بینکوں کے واسطے سے مختلف نوعیت کے کریڈٹ کارڈ جاری کرتی ہیں، ان میں سے بعض کا تعارف ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔ ویزا انٹرنیشنل (Visa International) ”ویزا“ (Visa) ایک ایسی تنظیم اور کمپنی کا نام ہے، جو دنیا کے مختلف خطوں میں موجود ممبر بینکوں کو کریڈٹ کارڈز کے حوالے مختلف انواع کی خدمات مہیا کرتی ہے، بینکوں کے داخلی نظام میں دخل دیے بغیر مذکورہ بالا کمپنی فیس لے کر ان کی رہنمائی کرتی ہے۔ ”ویزا“ کے دو بڑے شعبے ہیں: (الف) - Visa U.S.A. یہ امریکہ میں ”ویزا“ کے نام سے کریڈٹ کارڈ کے معاملات کو سنبھالتی ہے۔ (ب) - ویزا انٹرنیشنل (Visa International) یہ بین الاقوامی اور عالمی سطح پر خدمات انجام دے رہی ہے، دنیا کے ۱۳۶ سے زائد ممالک میں اس کی برانچیں ہیں۔ (۲۰) ویزا انٹرنیشنل تین طرح کے کارڈ جاری کرتی ہے: ۱ - بطاقة الفيزيا الفضية (Visa Silver Card) ۲ - بطاقة الفيزيا الذهبية (Visa Gold Card) ۳ - بطاقة الفيزيا الإلكترونية (Visa Electronic Card)۔ (۲۱) امریکن ایکسپریس (American Express) یہ عالمی سطح کا ایک بہت بڑا بینک اور مالیاتی ادارہ ہے،

بینکوں سے متعلق مالیاتی امور کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ یہ ادارہ کارڈ بھی جاری کرتا ہے، امریکن ایکسپریس کے نام سے مشہور و معروف ہے۔ امریکن ایکسپریس تین طرح کے کارڈ جاری کرتا ہے، ۱- امریکن ایکسپریس گرین کارڈ (American Express Green Card)، ۲- امریکن ایکسپریس گولڈن کارڈ (American Express Golden Card)، ۳- امریکن ایکسپریس ڈائمنڈ کارڈ (American Express Diamond Card)۔ (۲۲)

ماسٹر کارڈ (Master Card): ماسٹر کارڈ انٹرنیشنل مارکیٹ میں ایک جانا پہچانا اور معروف نام ہے، ۲۳۰۰ سے زائد مالیاتی اداروں کو اپنے صارفین سے معاملات کرنے میں ماسٹر کارڈ کا تعاون حاصل ہے۔ ”ماسٹر کارڈ اور ویزا کارڈ“ کے (۲۰۰۰۰) سے زائد مالیاتی ادارے ممبر ہیں، جو دنیا کے مختلف اطراف و اکناف میں صارفین کو سہولیات فراہم کر رہے ہیں۔ ایسیس پرائیویٹ لمیٹڈ (Access Private Limitde): برطانیہ میں کارڈ جاری کرنے اور ان کے ذریعے مالیاتی لین دین میں بینکوں کو مرکزی حیثیت حاصل ہے، ایک کمپنی جو ایسیس پرائیویٹ لمیٹڈ کے نام سے مشہور ہے، چار برطانوی بینکوں کے باہمی تعاون سے وجود میں آئی ہے، وہ چار بینک درج ذیل ہیں: ۱- لویڈس بینک (Lovidas Bank) ۲- میڈلائنڈ بینک (Maidelnde Bank) ۳- نارٹھ ویسٹ تھربنک (North Whersth Bank) ۴- نیشنل بینک آف اسکاٹ لینڈ (National Bank of Iskatland)۔ (۲۳)

بارکلیز کارڈ (Bar Clay's Card): بارکلیز کارڈ کے نام سے یہ کارڈ بھی برطانیہ کا ایک بینک بارکلیز بینک جاری کرتا ہے، ان دونوں کمپنیوں نے اپنے کارڈوں کی مانگ اور چلت کی وجہ سے انھیں عالمی حیثیت دینے کی پالیسی اپنائی، (Access) نامی کمپنی نے ماسٹر کارڈ انٹرنیشنل سے اس حوالے سے معاہدات کیے، جس کے نتیجے میں جہاں جہاں ماسٹر کارڈ کو قبول کیا جاتا ہے، وہاں پر Access والوں کا کارڈ بھی استعمال کیا جانے لگا، اس طرح بارکلیز بینک نے ویزا (Visa) کمپنی سے تعاون حاصل کیا، اور اپنے صارفین کو انٹرنیشنل سطح پر ”ویزا“ کے مراکز اور ”ویزا“ کارڈ کی طرح کارڈ استعمال کرنے کی سہولت فراہم کی، لہذا جہاں بھی ”ویزا کارڈ“ مستعمل ہے وہاں پر بارکلیز کارڈ کے ذریعے بھی خرید و فروخت اور دیگر سہولیات حاصل کی جاسکتی ہیں۔

گریڈٹ کارڈ کی لغوی تعریف

گریڈٹ کارڈ کو عربی میں ”البطاقة الائتمانية“ کہتے ہیں، چوں کہ عربی میں یہ

دو جملوں سے مل کر بنا ہے؛ لہذا ان میں سے ہر ایک کی علیحدہ تعریف کے بعد پھر مجموعہ کی تعریف ذکر کی جائے گی۔

بطاقہ کی تعریف

بطاقہ کی جمع بطاقات ہے، کتابت کے وزن پر، جیسے کہ صاحب تاج العروس نے ذکر کیا ہے، بعض حضرات کہتے ہیں کہ ”البطاقۃ بمعنی الورقۃ“ کاغذ کے چھوٹے سے ٹکڑے کو کہا جاتا ہے، جب کہ علامہ جوہری کہتے ہیں کہ کپڑے پر چسپاں اس رقعے کو کہا جاتا ہے جس میں سامان کی قیمت، وزن یا عدد مذکور ہوتا ہے، بعض حضرات اسے مصری زبان کا لفظ قرار دیتے ہیں، جب کہ دوسرے بعض اسے مصری زبان کے ساتھ مقید نہیں کرتے؛ بلکہ اسے عام قرار دیتے ہیں۔ ابن سیدہ فرماتے ہیں کہ ابن الاعرابی کا قول اس بارے میں صحیح ہے کہ یہ ورقہ کے معنی میں ہے۔ (۲۴) خلاصہ یہ ہوا کہ بطاقہ ایک فصیح عربی کلمہ ہے اور یہ کاغذ (کے ٹکڑے) یا پرچی کے معنی میں مستعمل ہے، یہی بطاقات کا اصلی معنی ہے، پھر زمانے کے گزرنے کے ساتھ اس میں ترقی ہوئی اور یہ دہات سے بنایا جانے لگا، اس پر کارڈ نمبر اور حامل کارڈ کا نام کھدا ہوا ہوتا ہے، پھر اس میں مزید ترقی ہوئی اور یہ پلاسٹک سے بنایا جانے لگا۔ (۲۵)

کارڈ کی فنی اور اصلاحی تعریف:

پلاسٹک کا بنا ہوا ۵.۵ سینٹی میٹر سے ۸.۵ سینٹی میٹر تک کا ایک مستطیل ٹکڑا جس پر حامل کا نام، تاریخ اصدار و انتہاء، کارڈ جاری کنندہ کا نام، اور حامل کارڈ کی ظاہری علامت (اگر موجود ہو تو) جلی حروف میں لکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ کارڈ کی عالمی کمپنی اور بینک کی مخصوص علامت واضح طور پر پرنٹ ہوئی ہوتی ہے۔ اس کی پشت پر بعض اہم معلومات درج ہوتی ہیں، جیسے کارڈ کی نوعیت، اس کا سیریل نمبر اور کارڈ ہولڈر کا شخصی نمبر، بینک اور کارڈ جاری کنندہ کی مہر اور کارڈ جاری کنندہ کا رابطہ اور پتہ اور کارڈ ہولڈر کے دستخط وغیرہ۔ (۲۶)

کریڈٹ (الائٹمان) کی لغوی اور اصطلاحی تعریف

کریڈٹ انگریزی زبان کی اصطلاح ہے، کریڈٹ عصر حاضر کے معروف معنی میں پہلے استعمال نہیں ہوا؛ البتہ اس کے شواہد اور استنباس بعض حضرات نے ذکر کیے ہیں، جو عنقریب آپ حضرات کے سامنے بیان کیے جائیں گے۔ کریڈٹ (Credit) کے معنی کے بارے میں اقتصادیات سے بحث کرنے والے معاصر علماء میں اختلاف ہے، اس میں دو قول ہیں، ایک

قول یہ ہے کہ کریڈٹ (الائتمان) قرض کے معنی میں ہے، جیسا کہ ڈاکٹر عبدالوہاب ابوسلیمان کی رائے ہے، جب کہ ان کے علاوہ باقی حضرات اسے اعتماد کے معنی میں لیتے ہیں، ان میں سے ہر ایک کی تفصیل پیش خدمت ہے۔ قول اول: کریڈٹ بمعنی الاقراض: ڈاکٹر ابوسلیمان عبدالوہاب صاحب کہتے ہیں کہ عام طور سے ماہرین اقتصادیات اور بیکار حضرات کریڈٹ کا ترجمہ الائتمان (بمعنی اعتماد) کے کرتے ہیں، اور وہ اسے کریڈٹ کا ترجمہ قرار دیتے ہیں، جب کہ انگلش ڈکشنریوں کی مراجعت سے اس کے بہت سارے معانی سامنے آتے ہیں۔ عام طور سے اس کا اطلاق آدمی کے مرتبے، اس کی عزت و توقیر اور نسبت پر ہوتا ہے، کسی کی برابری کا اعتراف کرنا، اچھی شہرت، ابتداء و اعتماد اور بینک میں موجود اس کے اکاؤنٹ اور بیلنس کو بھی انگریزی میں کریڈٹ کہتے ہیں، اسی طرح ٹمن کی ادائیگی میں معتمد ہونے کی وجہ سے اس کی ادائیگی سے قبل اپنی ضروریات کے حصول پر قدرت پانا، کسی کے حصول کا اعتراف کرنا، امتحان میں امتیازی مرتبے سے کامیاب ہونے کی وجہ سے ملنے والے بلند علمی مرتبہ، اور تجارتی معاملات میں شہرت اور مرتبہ وغیرہ کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔ (۲۷) یہی وہ معانی ہیں جن سے الائتمان کے معنی کی تخصیص ہوتی ہے جو کہ اس بحث کا محور ہے۔ (Card) کے بھی بہت سارے معانی ہیں، ان میں سے سب سے مشہور اور معروف یہ ہے کہ کارڈ پلاسٹک کے بنے ہوئے اس ٹکڑے کو کہتے ہیں، جسے کوئی بنک جاری کرتا ہے، یا کوئی اور ادارہ، کارڈ ہولڈر کے لیے، اس پر کارڈ ہولڈر سے متعلق بعض امور درج ہوتے ہیں، اگر کریڈٹ کے قبیل سے ہو تو اسے نقد رقم کے حصول یا دین کے حصول کی غرض سے جاری کیا جاتا ہے۔ (۲۸)

قول ثانی: کریڈٹ بمعنی الثقة (اعتماد)

عام ماہرین اقتصادیات کے نزدیک کریڈٹ اس اعتماد کو کہتے ہیں جس کے نتیجے میں کوئی شخص یا مالیاتی ادارہ اسے مستقبل میں ادائیگی کی بنیاد پر ضروریات پوری کرنے کی قدرت دیتا ہے۔ (۲۹) الائتمان ”الامان“ اور ”الامانة“ سے باب افعال کا مصدر ہے، جب کہ الامان، سچائی، اطمینان، عہد، طرف داری کو کہتے ہیں، اور مامون بہ (جس کے ذریعے دوسرے کو امن والا بنایا جاتا ہے) وہ اعتماد ہے۔ (۳۰) ماہرین اقتصادیات کے نزدیک الائتمان کی تعریف یہ ہے کہ ”موجودہ قیمت (یعنی اشیاء سامان وغیرہ) کا تبادلہ کرنا اس کے برابر قیمت مؤجلہ کے وعدے کے مقابلے میں اور غالباً یہ قیمت نقد میں ہوتی ہے۔ (۳۱) جب کہ بینک کی اصطلاح

میں ایسے عقد کو کہتے ہیں جس کے نتیجے میں وہ کسی شخص کو ایک معین مبلغ کا اعتماد جاری کرتا ہے۔ (بطاقات الائتمان البنكية في الفقه الإسلامي: ۴۴) اور مالیاتی شعبوں میں الائتمان اس قرض کو کہتے ہیں جو بینک کسی بھی شخص کو فراہم کرتا ہے۔ (۳۲)

کریڈٹ کارڈ کی اصطلاحی تعریف

مجمع الفقه الإسلامي جدہ نے اپنے ایک اجلاس جو ۷-۱۲/۱۱/۱۴۱۲ھ میں ہوا، قرارداد نمبر (۷/۱۱/۵۶) کے ذریعے کریڈٹ کارڈ کی تعریف درج ذیل الفاظ میں کی ہے: ”یہ ایک سند ہے، جو جاری کنندہ ایک عقد کی بنا پر کسی شخص حقیقی یا معنوی کو فراہم کرتا ہے، اور وہ اس کو اس سند کے ذریعے اشیاء کی خریداری اور سہولیات کے حصول پر قدرت دیتا ہے، اس پر فوری ادائیگی واجب نہیں ہوتی؛ کیوں کہ جاری کنندہ اس کی طرف سے ادائیگی کی ذمہ داری قبول کرتا ہے (اس شرط پر کہ وہ بعد میں اسے ادا کر دے گا، بعض جاری کنندہ ایک معین مدت کے بعد غیر ادا شدہ بلوں کی مقدار پر جرمانے کے نام سے سودی فوائد حاصل کرتے ہیں“۔ (۳۳) بعض حضرات نے (Debit Card) اور (Charge Card) کو بھی کریڈٹ کارڈ کی عمومی تعریف میں داخل کیا ہے، جب کہ وہ اس کی تعریف میں اصالتاً نہیں؛ بلکہ تعلیباً داخل ہوتے ہیں۔ کریڈٹ کارڈ (Credit Card) کو عربی میں: ”بطاقة الإقراض بزيادة ربوية والتسديد على أقساط“ (۳۴)، ”بطاقة الائتمان الإقراضية“ (۳۵)، اور ”بطاقة الائتمان“ بھی کہتے ہیں۔ (۳۶) یعنی سودی بنیادوں پر قرض فراہم کرنے والا اور قسط وار ادائیگی کا کارڈ۔ کریڈٹ کارڈ کی اب تک پانچ اقسام وجود میں آئی ہیں: ۱- عام کارڈ، یا سلور کارڈ، ۲- ممتاز کارڈ، یا گولڈن کارڈ (۳۷)، ۳- پلاسٹک کارڈ (Premium Card) (۳۸)، ۴- گولڈ کارڈ، ۵- کو برانڈڈ کارڈ (Co-branded Card)۔ (۳۹)



حواشی:

- (۱) العثماني، المفتي محمد تقي حفظه الله، انعام الباری، كتاب الحوالات، كريڈٹ كارڈ: ۶/۱۶، ۴۹۱، ۴۹۲، مكتبة الحراء كراتشي.
- (۲) مجلة مجمع الفقه الإسلامي، بطاقات الائتمان، نبذة تاريخية للبطاقات المصرفية: ۸/۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، ۱۸۷۶، ۱۸۷۷، ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، ۱۸۸۵، ۱۸۸۶، ۱۸۸۷، ۱۸۸۸، ۱۸۸۹، ۱۸۹۰، ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، ۱۸۹۴، ۱۸۹۵، ۱۸۹۶، ۱۸۹۷، ۱۸۹۸، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰، ۱۹۰۱، ۱۹۰۲، ۱۹۰۳، ۱۹۰۴، ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، ۱۹۰۷، ۱۹۰۸، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲، ۱۹۲۳، ۱۹۲۴، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷، ۱۹۲۸، ۱۹۲۹، ۱۹۳۰، ۱۹۳۱، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰، ۱۹۴۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۳، ۱۹۴۴، ۱۹۴۵، ۱۹۴۶، ۱۹۴۷، ۱۹۴۸، ۱۹۴۹، ۱۹۵۰، ۱۹۵۱، ۱۹۵۲، ۱۹۵۳، ۱۹۵۴، ۱۹۵۵، ۱۹۵۶، ۱۹۵۷، ۱۹۵۸، ۱۹۵۹، ۱۹۶۰، ۱۹۶۱، ۱۹۶۲، ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، ۱۹۶۵، ۱۹۶۶، ۱۹۶۷، ۱۹۶۸، ۱۹۶۹، ۱۹۷۰، ۱۹۷۱، ۱۹۷۲، ۱۹۷۳، ۱۹۷۴، ۱۹۷۵، ۱۹۷۶، ۱۹۷۷، ۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲، ۱۹۸۳، ۱۹۸۴، ۱۹۸۵، ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸، ۱۹۸۹، ۱۹۹۰، ۱۹۹۱، ۱۹۹۲، ۱۹۹۳، ۱۹۹۴، ۱۹۹۵، ۱۹۹۶، ۱۹۹۷، ۱۹۹۸، ۱۹۹۹، ۲۰۰۰، ۲۰۰۱، ۲۰۰۲، ۲۰۰۳، ۲۰۰۴، ۲۰۰۵، ۲۰۰۶، ۲۰۰۷، ۲۰۰۸، ۲۰۰۹، ۲۰۱۰، ۲۰۱۱، ۲۰۱۲، ۲۰۱۳، ۲۰۱۴، ۲۰۱۵، ۲۰۱۶، ۲۰۱۷، ۲۰۱۸، ۲۰۱۹، ۲۰۲۰، ۲۰۲۱، ۲۰۲۲، ۲۰۲۳، ۲۰۲۴، ۲۰۲۵، ۲۰۲۶، ۲۰۲۷، ۲۰۲۸، ۲۰۲۹، ۲۰۳۰، ۲۰۳۱، ۲۰۳۲، ۲۰۳۳، ۲۰۳۴، ۲۰۳۵، ۲۰۳۶، ۲۰۳۷، ۲۰۳۸، ۲۰۳۹، ۲۰۴۰، ۲۰۴۱، ۲۰۴۲، ۲۰۴۳، ۲۰۴۴، ۲۰۴۵، ۲۰۴۶، ۲۰۴۷، ۲۰۴۸، ۲۰۴۹، ۲۰۵۰، ۲۰۵۱، ۲۰۵۲، ۲۰۵۳، ۲۰۵۴، ۲۰۵۵، ۲۰۵۶، ۲۰۵۷، ۲۰۵۸، ۲۰۵۹، ۲۰۶۰، ۲۰۶۱، ۲۰۶۲، ۲۰۶۳، ۲۰۶۴، ۲۰۶۵، ۲۰۶۶، ۲۰۶۷، ۲۰۶۸، ۲۰۶۹، ۲۰۷۰، ۲۰۷۱، ۲۰۷۲، ۲۰۷۳، ۲۰۷۴، ۲۰۷۵، ۲۰۷۶، ۲۰۷۷، ۲۰۷۸، ۲۰۷۹، ۲۰۸۰، ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴، ۲۰۸۵، ۲۰۸۶، ۲۰۸۷، ۲۰۸۸، ۲۰۸۹، ۲۰۹۰، ۲۰۹۱، ۲۰۹۲، ۲۰۹۳، ۲۰۹۴، ۲۰۹۵، ۲۰۹۶، ۲۰۹۷، ۲۰۹۸، ۲۰۹۹، ۲۱۰۰، ۲۱۰۱، ۲۱۰۲، ۲۱۰۳، ۲۱۰۴، ۲۱۰۵، ۲۱۰۶، ۲۱۰۷، ۲۱۰۸، ۲۱۰۹، ۲۱۱۰، ۲۱۱۱، ۲۱۱۲، ۲۱۱۳، ۲۱۱۴، ۲۱۱۵، ۲۱۱۶، ۲۱۱۷، ۲۱۱۸، ۲۱۱۹، ۲۱۲۰، ۲۱۲۱، ۲۱۲۲، ۲۱۲۳، ۲۱۲۴، ۲۱۲۵، ۲۱۲۶، ۲۱۲۷، ۲۱۲۸، ۲۱۲۹، ۲۱۳۰، ۲۱۳۱، ۲۱۳۲، ۲۱۳۳، ۲۱۳۴، ۲۱۳۵، ۲۱۳۶، ۲۱۳۷، ۲۱۳۸، ۲۱۳۹، ۲۱۴۰، ۲۱۴۱، ۲۱۴۲، ۲۱۴۳، ۲۱۴۴، ۲۱۴۵، ۲۱۴۶، ۲۱۴۷، ۲۱۴۸، ۲۱۴۹، ۲۱۵۰، ۲۱۵۱، ۲۱۵۲، ۲۱۵۳، ۲۱۵۴، ۲۱۵۵، ۲۱۵۶، ۲۱۵۷، ۲۱۵۸، ۲۱۵۹، ۲۱۶۰، ۲۱۶۱، ۲۱۶۲، ۲۱۶۳، ۲۱۶۴، ۲۱۶۵، ۲۱۶۶، ۲۱۶۷، ۲۱۶۸، ۲۱۶۹، ۲۱۷۰، ۲۱۷۱، ۲۱۷۲، ۲۱۷۳، ۲۱۷۴، ۲۱۷۵، ۲۱۷۶، ۲۱۷۷، ۲۱۷۸، ۲۱۷۹، ۲۱۸۰، ۲۱۸۱، ۲۱۸۲، ۲۱۸۳، ۲۱۸۴، ۲۱۸۵، ۲۱۸۶، ۲۱۸۷، ۲۱۸۸، ۲۱۸۹، ۲۱۹۰، ۲۱۹۱، ۲۱۹۲، ۲۱۹۳، ۲۱۹۴، ۲۱۹۵، ۲۱۹۶، ۲

- (۳) بینک سے جاری ہونے والے مختلف کارڈ کے شرعی احکام، فقہ اکیڈمی، انڈیا، سوال نامہ ص: ۱۵، دارالاشاعت کراچی، ۲۰۰۸ء۔
- (۴) حوالا سابق، ص: ۸۳۔
- (۵) الزحیلي، وهبة مصطفى، بطاقات الائتمان، تحت عنوان: "تقديم"، ص: ۱، بحث ومحاضرة ألقاها لدورته الخامس عشر في مسقط (سلطنة عمان) ۲۰۰۴م.
- (۶) مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: بینک سے جاری ہونے والے مختلف کارڈ کے شرعی احکام، اسلامی فقہ اکیڈمی، انڈیا، ص: ۱۱۹، ۱۲۱، دارالاشاعت کراچی ۲۰۰۸ء۔
- (۷) الوثائق، الوثيقة (رقم: ۱) بحث عن بطاقات الائتمان المصرفية والتكليف الشرعي المعمول به، في بيت التمويل الكويتي، اعداد: مركز تطوير الخدمة المصرفية، بيت التمويل الكويتي، بحث منشور في مجلة مجمع الفقه الإسلامي بجدة: ۳/۷۳۴۔
- (۸) أبو زيد، بكر بن عبد الله، بحث عن بطاقة الائتمان، ص: ۴، ۵، الطبعة الثانية: ۱/۷۱، السعودية.
- (۹) بطاقات الائتمان للدكتور محمد علي القرني بن عيد، نبذة تاريخية، بحث منشور في مجلة المجمع الفقه الإسلامي بجدة: ۷/۲۹۳۔
- (۱۰) بطاقات الائتمان البنكية في الفقه الإسلامي، ص: ۸، جامعة النجاح الوطنية، نابلس فلسطين، ۲۰۰۷م.
- (۱۱) دیکھیے: کریڈٹ کارڈ کے شرعی احکام، مولانا محمد اسامہ، ص: ۳۱، ۳۲، دارالاشاعت کراچی، کریڈٹ کارڈ، تاریخ، تعارف، شرعی حیثیت، ڈاکٹر شاہناز، ۱۳، اسکا رز اکیڈمی، گلشن اقبال کراچی ۱۹۹۸ء۔
- (۱۲) القرني، محمد علي بن عيد، بطاقات الائتمان: ۲، مجلة مجمع الفقه الإسلامي: ۷/۹۳، ۴، ۲۹۴، جده.
- (۱۳) بطاقات الائتمان البنكية في الفقه الإسلامي، ص: ۸.
- (۱۴) بطاقات الائتمان للدكتور علي القرني، ص: ۲، مجلة مجمع الفقه الإسلامي: ۷/۲۹۴۔
- (۱۵) بطاقات الائتمان لفتحى شوكت، ص: ۴.
- (۱۶) بطاقات الائتمان للدكتور علي القرني، ص: ۳.
- (۱۷) بطاقات الائتمان لفتحى شوكت، ص: ۸.
- (۱۸) بحث عن بطاقات الائتمان المصرفية والتكليف الشرعي المعمول به، في بيت التمويل الكويتي، اعداد: مركز تطوير الخدمة المصرفية، بيت التمويل الكويتي، بحث منشور في مجلة مجمع الفقه الإسلامي بجدة: ۷/۳۴۵۔
- (۱۹) بطاقات الائتمان للدكتور علي القرني، ص: ۳، مجلة مجمع الفقه الإسلامي: ۷/۲۹۴۔
- (۲۰) بطاقة الائتمان لبكر بن عبد الله، ص: ۵، و بطاقات الائتمان المصرفية والتكليف الشرعي المعمول به، في بيت التمويل الكويتي، ص: ۵.
- (۲۱) بطاقة الائتمان البنكية في الفقه الإسلامي، ص: ۲۶.
- (۲۲) البطاقات البنكية للدكتور أبي سليمان عبد الوهاب، المصدرون للبطاقات عالمياً، ص: ۳۴، دار القلم دمشق ۲۰۰۳م، ۲۴/۱۴۵۔

(۲۳) المرجع السابق، ص: ۳۶.

(۲۴) الأفريقي، ابن منظور، لسان العرب، تحت مادة ب ت ق: ۱/۱۰۱، قديمي كراتشي.

(۲۵) البطاقات الائتمانية، تعريفها وأخذ الرسوم على إصدارها والسحب النقدي بها: ۱، ۲.

(۲۶) البطاقات الدائنية للعصيمي: ۹۵.

(۲۷) The Concise Oxford Dictionoey (Printed in U.S.A Credit Card PO272 بحوالہ:

البطاقات البنكية للدكتور عبد الوهاب: ۲۰.

(۲۸) المرجع السابق.

(۲۹) البطاقات الائتمانية للدكتور صالح بن محمد الفوزان، ص: ۲.

(۳۰) محيط المحيط بطرس البستاني، ص: ۱۷، مكتبة لبنان بيروت.

(۳۱) النظرية الاقتصادية، أحمد جامع: ۲/ ۲۴، دار النهضة العربية، القاهرة.

(۳۲) موسوعة المصطلحات الاقتصادية، ص: ۳، مكتبة القاهرة الحديثة.

(۳۳) مجلة مجمع الفقه الإسلامي، ع ۱۲، ج ۳: ۶۷۶.

(۳۴) البطاقات البنكية: ۶۶.

(۳۵) بطاقات الائتمان البنكية: ۲۲.

(۳۶) بطاقات الائتمان المصرفية (بيت التمويل الكويتي) مجلة المجمع: ۳۴۷/۷.

(۳۷) البطاقات الائتمان البنكية، للدكتور عبد الوهاب أبي سليمان، ص: ۶۷.

(۳۸) بطاقات الائتمان للزحيلي: ۱۰.

(۳۹) بینک سے جاری ہونے والے مختلف کارڈ کے شرعی احکام، ص: ۵۰۔

